Poetry Of Fehmi Badayuni:An Analysis

فہمی بدایونی کی شاعری: ایک تجزیہ

Abdul Ghafoor*[1]
PhD Scholar, Department Of Urdu, Government College University Faisalabad
Muhammad Rafique*[2]
M.Phil Scholar, Department Of Urdu, The University of Lahore
Dr.Majid Mushtaq*[3]
Assistant Professor, Department Of Urdu, Government College University Faisalabad

1☆عبدالغفور
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
2☆محمد رفیق
ایم فل سکالر، شعبہ اردو، دی یونیورسٹی آف لاہور
3☆ڈاکٹر ماجد مشتاق
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

Correspondance: abuahmadrai@yahoo.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 13-04-2025
Accepted:26-06-2025
Online:30-06-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an

ABSTRACT: "In the realm of contemporary Urdu poetry, Fehmi Badayuni occupies a prominent and distinctive position. He is widely recognized not only in literary circles but also on digital and social media platforms, where his poetry is frequently shared, listened to, and admired by a large audience. What sets Fehmi Badayuni apart is his ability to portray the harsh realities, cruelty, and bitterness of life in a deeply relatable and impactful manner. His poetry goes beyond surface-level emotions and presents life through a multidimensional lens—touching on personal, social, and existential themes.
A defining feature of his poetic style is the frequent and effective use of sarcasm and satire. His ironic tone enables him to critique societal issues with subtlety and

wit, which enhances the appeal of his work among modern readers, especially the youth. The emotional resonance in his verses is so strong that readers often feel as though their unspoken feelings and experiences have been captured in his words. This emotional connectivity and expressive depth contribute significantly to his rising popularity and unique identity in contemporary Urdu literature. This paper aims to explore the thematic and stylistic qualities that make Fehmi Badayuni's poetry both meaningful and memorable.

access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

KEYWORDS: Prominent, listened, appreciated, Bitterness, presented, Multidimensional, Sarcasm, Popularity, Uniqueness. Fehmi Badayuni

اردو ادب کی تاریخ کا اگر بغورِ نظر جائزہ لیا جائے تو اس میں بہت سے ایسے شعرا گزرے ہیں جن کا نام طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اب تک شاعری کی دنیا میں ہمیشہ بلند و بالا ہے اور ان تمام شعرا کو ان کے عہد سے زیادہ جدید دور میں پڑھا اور ان پر کام کیا جا رہا ہے۔ موجودہ دور میں بھی بہت سے ایسے شعرا ہیں جو اپنے منفرد لہجے، اسلوب اور شاعری میں منفرد مضامین اور خصوصیات کی بنا پر ادب میں نام بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ایسے ہی ایک منفرد اسلوب کے مالک شاعر 'فہمی بدایونی' ہیں۔ ان کا اصل نام زماں شیر خاں ہے اور عرفیت میں پتن خان کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ وہ ۴ جنوری ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے اور ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو ۷۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔[1] ان کا دنیا سے چلے جانا اُردو ادب میں ایک بڑا خسارہ ہے۔ ان کے تمام اشعار کو اُردو ادب میں اتنی مقبولیت تھی کہ ان کی بے شمار غزلیں سوشل میڈیا کی زینت بنیں اور آج تک سوشل میڈیا پر پذیرائی مل رہی ہے۔ بدایوں کے شعرا میں فانی بدایونی، شکیل بدایونی، عزیز بانو، بیخود بدایونی، محشر بدایونی اور اسد بدایونی کی طرح فہمی بدایونی بھی شاعری کی تاریخ پر روشن باب ہو کر رخصت ہوئے۔ انھوں نے 'فہمی بدایونی' کے نام سے شہرت حاصل کی۔ عمر کے ابتدائی ایام میں زندگی کی نامکمل خواہشات کی تکمیل کے لیے 'لیکھ پال' کی نوکری کے لیے مجبور ہو گئے لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد جب یہ ملازمت بھی نہ رہی تو بعد میں انھوں نے ریاضی اور سائنس کی کوچنگ میں آمادگی ظاہر کی اور ملازمت اختیار کر لی جو عرصہ دراز تک جاری رہی۔

فہمی بدایونی کی شاعری تصانیف میں ”پانچوی سمت“، ”دستکیں نگاہوں کی“ اور ”ہجر کی دوسری دوا“ جو کہ ریختہ کی جانب سے ناگری رسم الخط میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد ”مچھلی مچھلی کتنا پانی“، ”فہمی بدایونی کی

غزلیں" کے نام سے جمع و ترتیب کلام 'اعجاز عبید' نے کتابی شکل میں شائع کیا۔(2)

فہمی بدایونی کی شاعری کے حوالے سے بات کی جائے تو ان کی شاعری میں سنجیدہ فکر و خیال، جدیدیت جیسے مضامین کے نئے افکار دیکھنے کو ملتے ہیں۔انھوں نے اس انداز سے شاعری کی ہے کہ ایک عام کم پڑھا لکھا جس کو ذرا بھی شاعری کی سمجھ بوجھ ہے وہ ان کے اشعار سے لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔وہ ایک نئ طرز کے ذریعے اپنے اشعار کو مختلف پیرائے میں بیان کرتے ہیں اور شعر سنتے ہی ان کا اثر سیدھا دل پر جالگتا ہے اور جی ایسے کرتا ہے کہ ان کو بار بار سنا جائے۔انھوں نے اس انداز سے شعر کہے ہیں کہ ان کو پڑھنے والا ہو یا سننے والا ہو داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا اور ان کے اشعار میں انتہا کا درد، طلب اور محبوب کے حوالے سے تڑپ دکھائی دیتی ہے۔انھوں نے اپنے حساب سے جن خیالات وجذبات کو محسوس کیا اور جس انداز سے بھی لکھنا چاہا ہے وہ اس میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں اور میرے خیال سے وہ سچے جذبوں کی ترجمانی کرنے والے شاعر ہیں جن کو کوئی بھی قاری پڑھنے اور سننے کے بعد ایسا محسوس کرتا ہے کہ جیسے اس کے دل کا حال بیان کیا جارہا ہو۔ان کا ایک شعر دیکھیے جس میں وہ محبوب پر طنز کے تیر چلاتے دکھائی دیتے ہیں اور اس سے شکوہ کناں ہیں:

ہمارا حال تم بھی پوچھتے ہو
تمھیں معلوم ہونا چاہیے تھا(3)

عشق محبت میں انسان کو بہت مشکلات اور کٹھن راستے سے گزرنا پڑتا ہے۔اس میں ایک عاشق کو محبوب کے نازوانداز اور انا کا سامنا ہمیشہ سے ہی رہا ہے اور محبوب اکثر اپنے عاشق کو جان بوجھ کر ہر وقت اپنی محبت کی تڑپ میں دیکھنا چاہتا ہے اور اس بیچارے کو ہمیشہ محبوب کی جلی کٹی باتوں کا سامنا رہتا ہے اور وہ ہمیشہ ان کو سرِ تسلیم خم کرکے برداشت کرتا ہے۔اکثر اوقات تو یوں ہوتا ہے کہ عاشق کو وصل کے خواب دکھائے جاتے ہیں مگر ان کی تکمیل کم ہوتی نظر آتی ہے اور بعض اوقات عاشق اپنے محبوب کے اس رویے سے دل برداشتہ ہو جاتا ہے اور اس سے نہ ملنے اور اس کو نہ دیکھنے کے حوالے سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہے۔عاشق کے اس ارادے کو محبوب سے ناراضی کے حوالے سے فہمی بدایونی یوں فرماتے ہیں:

کاش وہ راستے میں مل جائے
مجھ کو منہ پھیر کر گزرنا ہے(4)

کٹی ہے عمر یہ سوچنے میں
مرے بارے میں وہ کیا سوچتا ہے[5]

فہمی بدایونی ایسے شاعر تھے جنھوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ ایک عام اور معمولی انسان کے طور پر گزارا ہے۔ان کی تمام زندگی کا اگر احاطہ کیا جائے تو ان کی طبیعت میں کسی طرح کا کروفر تو سرے سے موجود ہی نہیں تھا بلکہ انھوں نے ایک عام شہری کی طرح اپنی زندگی بسر کی اور جس خوب صورتی سے وہ شعر کہہ رہے تھے، آئے روز دنیا ان کی تخلیقی کاوش کی گرویدہ ہونے لگی اور ان کی غزلوں نے ہنر مندی کے سفر کو طے کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیا۔انسانی زندگی میں موجود مختلف تجربوں کو انھوں نے اس طرح بیان کیا ہے جس میں طنز کا رنگ ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ان کے ان نئے تجربوں کے اشعار سے حسرت موہانی کا سارا رنگ جھلکتا نظر آتا ہے:

عید کے روز ہم پھٹی چادر
پہلی صف میں بچھا کے بیٹھ گئے[6]

اب اس شعر کو دیکھا جائے تو کوئی خاص فلسفہ یا کوئی خاص مضمون نظر نہیں آتا ہے مگر انھوں نے انسانی زندگی میں موجود روزمرہ کے مسائل شعری پیکر میں تراشنے کی بہترین کوشش کی ہے۔اس زیرِ نظر شعر میں معاشرے کی بے حسی پر ایک تلخ تبصرہ ہے۔

فہمی بدایونی کی شاعری میں محبوب سے والہانہ محبت کے بہترین اشعار دیکھنے کو ملتے ہیں۔وہ اس کو ایک عبادت تصور کرتے ہیں اور محبوب کے حوالے سے کہتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صرف ظاہری خوب صورتی کا پرچار کرتے ہیں مگر ان کا کہنا ہے کہ ہمیں تو اپنے محبوب سے اس قدر محبت ہے کہ ہماری پوری کائنات ہی جیسے وہ ہو اس کے علاوہ دل کسی کی کوئی سنتا ہی نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی اچھا لگتا ہے۔وہ اپنے محبوب سے خطابیہ انداز میں بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں تمھیں اس قدر غور سے اس لیے دیکھ رہا ہوں کہ تیرے دل میں میری محبت کے لیے کیا جذبات ہیں:

کوئی دنیا میں چہرہ دیکھتا ہے
کوئی چہرے میں دنیا دیکھتا ہے
تیری آنکھوں میں بس یہ دیکھتا ہوں
میری آنکھوں میں تو کیا دیکھتا ہے[7]

شاعری میں فہمی بدایونی کو اگر ''سہلِ ممتنع'' کا بادشاہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کیونکہ انھوں نے جس انداز سے چھوٹے چھوٹے مصرعوں میں شعر کہے ہیں اور مدعا کو قاری تک پہنچایا ہے شاید اُردو ادب میں اس کی کوئی اور مثال کم ہی ملتی

ہو گی۔اب ان کا یہ شعر دیکھیے جس میں کتنے بہترین انداز سے انھوں نے محبت کے جذبات کو ابھارا ہے اور اپنی محبت کے حوالے سے کس انداز سے محبوب پر طنز کیا ہے:

مجھے تم سے بچھڑنا ہی پڑے گا
میں تم کو یاد آنا چاہتا ہوں[8]

فہمی بدایونی نے اپنی شاعری میں جس چیز سے زیادہ کام لیا ہے، وہ ''نشتریت'' اور ''طنز'' ہے مگر اس کے لیے ان کی شاعری کی ایک اور اہم خوبی جو ہے وہ ''سادگی و سلاست'' ہے اور ان کا تمام کلام سادہ اور عام فہم نظر آتا ہے۔انھوں نے اپنی شاعری میں طنز سے کام لیتے ہوئے معاشرے کی ناہمواریوں سے پردہ چاک کیا اور معاشرہ میں موجود ایسی تلخ سچائیاں جن کو اکثر کم بیان کیا جاتا ہے ان تمام کو انھوں نے شعری پیکر میں ڈھالنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور شاید ان کا یہی نشتری لہجہ ہی ہے جس کے ذریعے انھوں نے الفاظ کا بے تکلف استعمال کیا ہے اور ادب میں مقام و مرتبہ حاصل کیا اور ان کو اس کلام کو بہت پسند کیا جاتا ہے:

آخری بار دیکھنا ہے اسے
پھر لگاتار دیکھنا ہے اسے[9]

بس یہ دِقت ہے بھولنے میں اسے
اس کے بدلے میں کس کو یاد کریں[10]

محبت اپنی قسمت میں نہیں تھی
عبادت سے گزارہ کر رہے ہیں[11]

فہمی بدایونی کی شاعری میں رومانوی مضامین کی بھی کمی نہیں ہے۔ان کی رومانوی شاعری موجودہ نسل میں کافی مقبول اور مشہور ہوئی۔اس میں انھوں نے ہجر و وصال، حسن و عشق اور محبوب کے نازو ادا پر خوب شعر کہے ہیں اور محبوب سے چھیڑ چھاڑ اور محبوب کے خفا ہو جانے پر کیا کیفیات ہوتی ہیں۔ان تمام چیزوں کو بہترین انداز میں اپنی شاعری میں سمویا ہے:

اس کی زُلفیں اداس ہو جائیں
اس قدر روشنی بھی ٹھیک نہیں
تم نے ناراض ہونا چھوڑ دیا

اتنی ناراضگی بھی ٹھیک نہیں(12)

پوچھ لیتے وہ بس مزاج مرا
کتنا آسان تھا علاج مرا(13)

عشق محبت میں اکثر جب محبوب سے ناراضی ہو جائے تو عاشق کے دل و دماغ میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس پر شک ہونے لگتا ہے کہ کہیں میرا محبوب مجھ سے ناراض ہو کر مجھے چھوڑ نہ جائے یا اس نے کسی اور سے تو نہیں محبت کا ہاتھ تھام لیا تو جب حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو ایسا ہوتا نہیں ہے۔ جیسا عاشق کے دل و دماغ میں چل رہا ہوتا ہے۔ اس ساری کیفیت کو فہمی بدایونی یوں بیان کرتے ہیں:

جان میں جان آ گئی یارو
وہ کسی اور سے خفا نکلا(14)

اردو غزل میں بہت سے تجربات کیے گئے اور ابھی تک ہو رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف اگر شائستگی و عمدگی اس کی پہچان ہے تو دوسری طرف ایسے شعرا بھی ہیں جن لوگوں نے زندگی کی کڑی سچائیوں کو اپنی وادئ غزل میں جگہ دی ہے۔ شاعری کی تاریخ پر اگر نگاہ دوڑائی جائے تو دیکھنا ہو گا کہ وہ کون سے ایسے مسائل ہیں جن کو ابھی تک غزل کا حصہ نہیں بنایا جا سکا۔ لیکن میرے خیال سے ایسا نہیں ہے کہ کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جس کو شاعری کا حصہ نہ بنایا گیا ہو مگر فہمی بدایونی غزل کی روایت کو کچھ اس انداز سے بیان کیا ہے کہ نیا ایجاد ہوتا ہوا دکھائی دیا ہے۔ ان کی شاعری انسانی مشاہدات کے تجربوں کے گرد گھومتی ہوئی نظر آتی ہے اور ان کی غزل قاری کو یکسانیت کا شکار نہیں ہونے دیتی ہے۔ ان کے ان اشعار سے یہ تمام تصویر نمایاں ہوتی ہے:

میں نے مسجد میں جانا چھوڑ دیا
روز مل جاتا ہے خدا کوئی(15)

سارا فسانہ رنگ و بو کا ہے
کچھ نہ نکلا گلاب کے اندر(16)

ان کی مختلف غزلوں میں یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ ان کی شاعری میں مختلف مضامین کا تنوع اور پھر جوان کا اسلوب بیان ہے وہ بہت دیدنی ہے اور ان کی شعر میں کہی ہوئی ہر بات دل پہ اثر کرتی ہے اور اصل معنوں میں شاعری ہوتی ہی وہ ہے جو انسان کے دل و دماغ کو سوچنے پر مجبور کرے۔ فہمی بدایونی کی شاعری بھی اسی طرح کی ہے جو دل میں سرایت کرتی جاتی ہے:

بس تمھارا مکاں دکھائی دیا
جس میں سارا جہاں دکھائی دیا[17]

عبادت کے طریقے طے شدہ ہیں
محبت میں یہ آسانی نہیں[18]

ان شعروں کو دیکھا جائے تو بات صرف اتنی سی ہے کہ جو دل کی دنیا ہے وہ یادوں سے معمور ہوتی ہے۔ گو محبت میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت کچھ نیا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ دوسرے شعر میں دو ہی لفظ عبادت اور محبت کا یوں بول بالا ہے اور کمال فنی مہارت سے فہمی بدایونی نے اس مضمون کو بیان کیا ہے۔ بظاہر ہر شعر بالکل عام فہم ہے، لیکن اگر تھوڑا تجسس کیا جائے تو اس میں بہت سے اسباب پیوستہ دکھائی دیتے ہیں۔

فہمی بدایونی موجودہ دور کے سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ دیکھے اور سنے جانے والے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری موجودہ نسل کے حوالے سے کھلتے ہوئے ''گلاب'' کی مانند ہے۔ ان کی شاعری میں کہیں کہیں مایوسی اور رومان کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے۔ ان کی شاعری میں ایسی جذبات کی منظر کشی ہوتی ہے کہ قاری محبوب کی وفا جفا میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرتا ہے:

یار تم کو کہاں کہاں ڈھونڈا
جاؤ تم سے میں بولتا ہی نہیں[19]

گلاب کی باتیں چھپ کر سن رہا ہوں
تمھارا ذکر اچھا لگ رہا ہے[20]

فہمی بدایونی کی شاعری میں انسانی جذبات کی گہرائی کا سادہ اور سیدھے سادے الفاظ میں گہرا شعور دکھائی دیتا ہے۔ان کی شاعری کو موجودہ دور کی کٹھن دنیا میں نوجوان نسل کی شان میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ان کی شاعری میں خوب صورت احساسات کی گہرائی کے ساتھ ساتھ عشق و محبت کے تجربات کی عکاسی نمایاں ہوتی ہے۔ ان کے اکثر اشعار میں غم و اداسی، محبوب سے دوری، ناراضی اور تنہائی نے اپنی اکثر غزلوں میں درد اور محبت میں گزرے ہوئے لمحات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔انھوں نے محبت اور ہجر کے حوالے سے بہترین شاعری کی ہے اور کہتے ہیں کہ جس طرح محبت کا درد ہجر کے بغیر ادھورا ہے اور جس طرح حرم شریف ہو جہاں مسلمانوں کا بہت رش ہوتا ہے اور حرم خالی پڑا ہوا ایسے ہی محبت کا درد ہجر کے بنا بالکل ادھورا ہے:

محبت درد ِ ہجراں کے بغیر
حرم جیسے مسلماں کے بغیر (21)

اکثر اوقات عشق و محبت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب انسان کو کسی سے عشق ہو جائے تو پھر وہ کوچۂ یار کے چکر لگانے میں مگن دکھائی دیتا ہے اور اس کو محبت کے قرب و جوار میں موجود ہر چیز پیاری لگتی ہے اور وہ اسے دل سے چاہنے لگ جاتا ہے اور کوئی بھی ایسی چیز جس کی محبوب کے کوچہ سے ذرہ برابر بھی نسبت ہو، خواہ وہ کوئی انسان ہو یا محبوب کے پاؤں تلے آنے والی مٹی ہو وہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ہر چیز کا گرویدہ نظر آتا ہے۔ایسا ہی ایک شعر ہے جس میں فہمی بدایونی کوچۂ یار میں چلتے ہوئے راستے میں کھیلتے بچوں کو سلام کرتے نظر آتے ہیں:

بچے بچے کو کر رہا ہوں سلام
اس کے کوچے کے پہلے پھیرے میں (22)

عشق اور محبت میں اکثر ایسے بھی ہوتا ہے کہ جب ایک عاشق بیچارا محبوب کی جدائی میں بستر مرگ پر چلا جاتا ہے تو بہت ڈاکٹروں اور حکیموں سے اس کا علاج کروانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر عاشق کو جہاں سے شفا ملتی ہے وہ محبوب کا دیدار یا اس سے ملاقات ہی ہے۔وہ چارہ سازوں کا بس نہیں ہے اس کے بعد وہ محبوب کی محبت میں رومانوی انداز سے محبوب سے شکوہ کناں ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب میرے بس میں نہیں ہے کہ میں تمھیں محبت کا بیان باتوں سے کروں، اب بات باتوں سے آگے نکل گئی ہے:

چارہ سازوں کے بس کی بات نہیں
میں دواؤں کے بس کی بات نہیں
اس کے ہونٹوں کو کیسے سمجھاؤں

اب میں باتوں کے بس کی بات نہیں[23]

فہمی بدایونی کی شاعری چونکہ عشق و محبت کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو انھوں نے اپنے ہر شعر کے اندر عشق و محبت کے مضامین کو ایک نئے انداز سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہجر کے حوالے سے پہلے بھی ذکر ہو چکا اب اس شعر کو دیکھیے، جس میں انھوں نے اپنی فنی مہارت سے ہجر کی کیفیت کو کرفیو سے جوڑا ہے۔ انھوں نے انسانی جذبات کو نئی امنگوں کے ذریعے اپنی شاعری کا حصہ بنایا ہے۔ ان کی تمام شاعری میں آپ کوئی بھی ایک شعر لے لیں اس میں ایک نہ ایک ایسا لفظ ضرور ہو گا جو قاری کی تمام توجہ کا محور بن جائے گا:

نہیں ہو تم تو ایسا لگ رہا ہے
کہ جیسے شہر میں کرفیو لگا ہے
برائے نام ہیں ان سے مراسم
برائے نام جینا پڑ رہا ہے[24]

ذرا ایمان داری سے بتاؤ
ہمیں تم سے محبت ہو گئی کیا
فرشتوں جیسی صورت کیوں بنا لی
کوئی ہم سے شرارت ہو گئی کیا[25]

فہمی بدایونی نے اپنی شاعری میں 'عاشق' اور 'معشوق' کے کردار پر عمدہ مضمون آفرینی کی ہے۔ ان کی شاعری میں جو بیچارہ عاشق ہے وہ بے قراری اور محبوب کی جفاکشی، ناز، انداز اور عاشق سے ہمیشہ بے اعتنائی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ہمیشہ کرب میں مبتلا کیے رکھتا ہے۔ اس تمام صورتِ حال کی تصویر کشی فہمی بدایونی کی شاعری میں عیاں ہوتی ہے:

اِک حسیں نے دیاں ہے درد ایسا
زندگی بھر حسیں رہیں گے ہم
اب وہ اس شہر میں نہیں رہتا
اس لیے اور کہیں رہیں گے ہم[26]

فہمی بدایونی نے اپنی غزلوں میں 'سماجی مسائل' کو بھی موضوع بنایا ہے۔ اس دور کی انسانی خواہشات اور تعصبات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انھوں نے ان تمام عوامل سے پردہ اٹھایا ہے کہ کیسے لوگ منافقت سے کام لیتے ہوئے میٹھی زبان کا

استعمال کرتے ہیں اور دل میں بغض اور ظاہری طور پر جھک جھک کر سلام کیا جاتا ہے۔ معاشرے میں موجود ایسے لوگوں کے منفی رویوں پہ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے گہری ضرب لگائی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک عام لڑکے، لڑکی کے عشق کی ناکامی میں پیدا ہونے والی صورتِ حال کو بھی بہترین انداز سے بیان کیا ہے، کہ کس طرح ایک لڑکا اور لڑکی کا عشق جب دونوں برادریوں میں ظاہر ہوتا ہے، تو پھر بدنامی اور رسوائی کے بعد کیسے لڑکے کو اس کے گاؤں یا شہر سے نکال دیا جاتا ہے، اور وہ عشق میں ناکامی کے بعد دھکے کھاتا ہے، پردیس میں جا کر مزدوری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے م اور لڑکی کو گھر میں سے نکلنے پر پابندی لگ جاتی ہے۔ سکول، کالج جانا بند ہو جاتا ہے اور گھر سلائی کڑھائی کے کام میں اسے زبردستی دھکیل دیا جاتا ہے۔ اس تمام کیفیت کی منظر کشی فہمی بدایونی کی شاعری میں جھلکتی ہوئی ملتی ہے:

صاف انکار کر نہیں پایا
وہ مرا احترام کرنے لگا
لیلیٰ گھر میں سلائی کرنے لگی
قیس دلی میں کام کرنے لگا[27]

اس دوسرے شعر میں دیکھیے کتنی خوب صورتی سے لیلیٰ اور قیس کو بطور 'استعارہ' استعمال کیا ہے۔

فہمی بدایونی گو انڈیا سے تعلق رکھتے تھے اور مجھ جیسا ناچیز انسان پاکستان میں، لیکن میرا دل ان کی شاعری کے ہر شعر کے ساتھ دھڑکتا دکھائی دیتا ہے۔ ان کی شاعری میرے دل کے بہت قریب رہی اور میری یہ خواہش بھی رہی کہ ان سے ملاقات ہو سکے، مگر قدرت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔ ان کے چلے جانے سے اردو ادب میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جاتا رہے گا۔ ان کے دنیا سے چلے جانے کے حوالے سے میں انھی کا شعر کہنا چاہوں گا:

تمھیں تو خیر ہم کر دیں گے رخصت
خدا جانے پھر اپنا کیا کریں گے[28]

ڈاکٹر عمیر منظر ان کی شاعری کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

”فہمی بدایونی کی مختلف غزلوں کے ان اشعار سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کے یہاں اس نوع کے بے شمار مضامین ہیں جن میں عشق و محبت کی دنیا میں بھی ایک الگ طرح کا طنطنہ اور زور ہے۔ فہمی بدایونی اگرچہ مشاعروں میں بہت زیادہ مقبولیت نہیں رکھتے تھے لیکن ان کے لیے ایک جگہ مخصوص تھی اور وہ اپنے منفرد انداز کی وجہ سے پسند کیے جاتے تھے۔“[29]

بلاشبہ فہمی بدایونی زندگی کی تلخ حقیقتوں کو شاعری کے پیکر میں ڈھالنے والے شاعر ہیں۔ان کی تمام شاعری کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ کہیں یہ ان کے ذاتی تجربات تو نہیں ہیں مگر جب تھوڑا شعر کے مفہوم پر غور کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ انھوں نے کہیں نہ کہیں غزل کے فن سے فائدہ ضرور اٹھایا ہے۔ان کی غزل میں ایک طرح کی عاطفی گہرائی اور زبان وبیان کی سادگی جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ان کی شاعری میں کہیں کہیں روایتی شاعری کے اوصاف بھی نظر آتے ہیں۔انھوں نے کلاسیکل کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔بہر حال اس سچائی سے منہ نہیں موڑا جا سکتا ہے کہ انھوں نے عام اور سادہ الفاظ میں تمام انسانی مسائل کو اپنی شاعری کے پیکر میں تراشنے کی کوشش کی ہے۔آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شاید ان کی شاعری کے حوالے سے کافی ایسے پہلو رہ گئے ہوں گے جن پر میں نہ لکھ سکا، لیکن اگر کوئی ان پر کام کر کے اچھا مضمون لکھے گا تو مجھے انتہا کی خوشی ہو گی۔

حوالہ جات

1۔ آزاد دائرہ المعارف، https://ur.wikipedia.org,06/01/2025,01:30p.m.

2۔ ایضاً

3. https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur,10/01/2025,04:00 p.m.

4۔ فہمی بدایونی، Decan literature 4th edition مشاعرہ لکھنؤ، 2023ء

5. https://vt.tiktok.com/zx6ycdj3x/offical poetry - club # fehmibadayuni# urdu poetry # sad poetry on tiktok video 27/02/2025,11:00a.m.

6۔ اعجاز عبید، جمع وترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com,12/03/2025 10:00a.m.

7. https://vt.tiktok.com/zsbycwkqk/ 13/03/2025,11:00p.m.

8. https://www.rekhta org/ poetry/ fehmi-badayuni/ ghazals? lang=ur15/03/2025,09: 00p.m.

9. Ibid

10. Ibid

11. Ibid

12. Ibid

13. Ibid

14. Ibid

15. Ibid

16۔ اعجاز عبید، جمع وترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com 12/03/2025, 06:30p.m.

17. https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur 20/03/2025,10:00a.m.

18۔ اعجاز عبید، جمع و ترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com 12/03/2025, 12:00p.m.

19. https://www.rekhta org/ poetry/ fehmi-badayuni/ ghazals? lang= ur,20/03/2025, 05:00p.m.

20۔ اعجاز عبید، جمع و ترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com 12/03/2025, 12:00p.m.

21. https://www.rekhta org/ poetry/ fehmi-badayuni/ ghazals? lang= ur 20/03/2025, 03:00p.m.

22۔ اعجاز عبید، جمع و ترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com 22/03/2025, 7:45p.m.

23. https://www.rekhta org/poetry/fehmi-badayuni/ ghazals?lang=ur 20/032025,08:00a.m.

24۔ اعجاز عبید، جمع و ترتیب: مچھلی مچھلی کتنا پانی، از فہمی بدایونی، برقی شعری مجموعہ، https://muftkutub.com,22/03/2025, 12:45p.m.

25۔ ایضاً

26۔ ایضاً

27۔ ایضاً

28۔ ایضاً

29۔ ڈاکٹر عمیر منظر، https://www.urdu.awazthevoice.in/culture-news/the-one-who-molds-the-bitterness-of-life-in-the-shape-of-poetry-fahmi-badayuni-42045.html23/04/2025,05: 30p.m.

References:

1. Azad Daira al-Maʿārif. Retrieved from https://ur.wikipedia.org on January 6, 2025, at 1:30 p.m.
2. Ibid.

3. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on January 10, 2025, at 4:00 p.m.
4. Badayuni, Fehmi. *Deccan Literature*, 4th edition, featuring "Mushaira Lucknow." 2023.
5. TikTok Video. "Official Poetry Club – #FehmiBadayuni #UrduPoetry #SadPoetry." Retrieved from https://vt.tiktok.com/zx6ycdj3x/ on February 27, 2025, at 11:00 a.m.
6. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni (Digital Poetry Collection). Retrieved from https://muftkutub.com on March 12, 2025, at 10:00 a.m.
7. TikTok Video. Retrieved from https://vt.tiktok.com/zsbycwkqk/ on March 13, 2025, at 11:00 p.m.
8. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on March 15, 2025, at 9:00 p.m.
9. Ibid.
10. Ibid.
11. Ibid
12. Ibid.
13. Ibid.
14. Ibid.
15. Ibid.
16. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni (Digital Poetry Collection). Retrieved from https://muftkutub.com on March 12, 2025, at 6:30 p.m.

17. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on March 20, 2025, at 10:00 a.m.

18. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni. Retrieved from https://muftkutub.com on March 12, 2025, at 12:00 p.m.

19. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on March 20, 2025, at 5:00 p.m.

20. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni. Retrieved from https://muftkutub.com on March 12, 2025, at 12:00 p.m.

21. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on March 20, 2025, at 3:00 p.m.

22. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni. Retrieved from https://muftkutub.com on March 22, 2025, at 7:45 p.m.

23. Rekhta. "Fehmi Badayuni – Ghazals." Retrieved from https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur on March 20, 2025, at 8:00 a.m.

24. Ubaid, Ejaz (Ed.), *Machhli Machhli Kitna Pani* by Fehmi Badayuni. Retrieved from https://muftkutub.com on March 22, 2025, at 12:45 p.m.

25. Ibid.

26. Ibid.

27. Ibid.

28. Ibid.

29. Manzar, Umair, Dr. "The One Who Molds the Bitterness of Life into Poetry: Fehmi Badayuni." Retrieved from https://www.urdu.awazthevoice.in/culture-news/the-one-who-

molds-the-bitterness-of-life-in-the-shape-of-poetry-fahmi-badayuni-42045.html on April 23, 2025, at 5:30 p.m.

Bibliography:

Badayuni, Fehmi. *Deccan Literature*, 4th ed., Mushaira Lucknow, 2023.

Manzar, Umair, Dr. "The One Who Molds the Bitterness of Life into Poetry: Fehmi Badayuni." *Awaz the Voice (Culture News)*. Retrieved April 23, 2025, from: https://www.urdu.awazthevoice.in/culture-news/the-one-who-molds-the-bitterness-of-life-in-the-shape-of-poetry-fahmi-badayuni-42045.html

MuftKutub. (2025). *Machhli Machhli Kitna Pani*, by Fehmi Badayuni. Compiled by Ejaz Ubaid. Retrieved March 12–22, 2025, from: https://muftkutub.com

Rekhta Foundation. (2025). "Fehmi Badayuni – Ghazals." *Rekhta*. Retrieved March 10–20, 2025, from: https://www.rekhta.org/poetry/fehmi-badayuni/ghazals?lang=ur

TikTok. (2025, February 27). "Official Poetry Club – #FehmiBadayuni #UrduPoetry #SadPoetry." Retrieved from: https://vt.tiktok.com/zx6ycdj3x/

TikTok. (2025, March 13). TikTok Video Featuring Fehmi Badayuni's Poetry. Retrieved from: https://vt.tiktok.com/zsbycwkqk/

Urdu Wikipedia. "Azad Daira al-Ma'arif." Retrieved January 6, 2025, from: https://ur.wikipedia.org